

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

Let's Enlighten Ourselves with the Qur'an

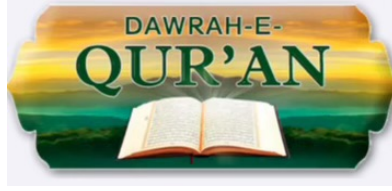
DAWRAH-E- QUR'AN



DR. FARHAT HASHMI

Juz 12

**Mindmaps, Summary
&
Action Points**



پارہ: 12

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد و ثنا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الرَّحِيمِ، أَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ، عَلَى فَضْلِهِ السَّابِغِ وَخَيْرِهِ
الْعَمِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

تمام قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو کرم نواز اور مہربان ہے، میں اللہ سبحانہ کے کامل فضل اور
عام خیر پر اس کی حمد کرتی ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک
نہیں، وہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔



سُورَةُ هُودٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ

اور نہیں کوئی جاندار زمین میں

إِلَّا عَلَى اللَّهِ

مگر اللہ ہی پر ہے

رِزْقُهَا

رزق اس کا

وَيَعْلَمُ

اور وہ جانتا ہے

وَمُسْتَوْدَعَهَا

اور سونپے جانے کی جگہ اس کی

مُسْتَقَرَّهَا

ٹھکانہ اس کا

كُلُّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ⑥

ایک واضح کتاب میں ہے

كُلُّ

سب کچھ

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلَنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلَامًا قَالَ

سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِידٍ (69)

اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوش خبری لے کر آئے، کہنے لگے سلام ہو، اس نے بھی کہا سلام ہو۔ پس وہ تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔

رُسُلَنَا

فرشتے جو انسانی شکل میں ابراہیمؑ کے پاس بیٹے اور پوتے اسحاق اور یعقوب کی خوش خبری لے کر آئے تھے۔

ان کی تعداد بعض نے تین بیان کی، جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل

بعض نے نو (9) اور بعض نے تیرہ (13)، مگر قرآن و سنت سے ان کی تعداد کا ذکر ہمیں نہیں ملا، لیکن یہ پتہ چلتا ہے کہ ایک سے زیادہ تھے

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ

(1)- فرشتے انسانی شکل اختیار کر سکتے ہیں

جنات بھی انسانی شکل اختیار کر سکتے ہیں

(2)- علم الغیب صرف اللہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے

ابراہیمؑ اولوالعزم پیغمبر ہو کر بھی مہمانوں کو پہچان نہ سکے، ورنہ وہ کھانے کا اہتمام نہ کرتے، کیونکہ فرشتے نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں

جب پیغمبر علم الغیب نہیں جانتے تو باقی لوگوں کیسے جان سکتے ہیں؟

(3)- انبیاء علیہم السلام کی صفت "مہمان نوازی"

ابراہیمؑ تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے

خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی پہلی وحی کے موقع پر آپ کے اوصاف میں اس خوبی کا خصوصی ذکر فرمایا:

(وَتَقْرَى الضَّيْفَ) [بخاری: 3]

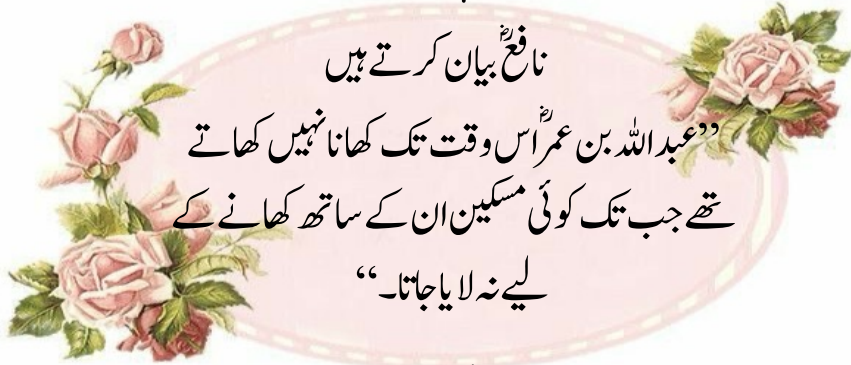
”آپ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔“

مہمان نوازی ایمان کا حصہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ

- اپنے مہمان کی عزت کرے،
- خوب خدمت اور خاطر مدارت ایک دن رات ہے،
- مہمانی تین دن ہوتی ہے، اس کے بعد جو کیا جائے وہ صدقہ ہے۔

صحابہ بھی بہت مہمان نواز تھے



مہمان نوازی میں دیر نہیں کرنی چاہیے،
نہ ان سے اس بارے میں پوچھ گچھ کرنی چاہیے کہ کیا کھائیں گے،
آپ کے پاس جو ہے پیش کر دیں

♦ مہمان کی خواہش ہے تو کھالے

♦ مہمان نوازی میں تکلف نہ کرے

(5)- دنیاوی لحاظ سے ابراہیم علیہ السلام پر اللہ کا فضل تھا

سوال

(6)- کیا گائے کے گوشت میں بیماری ہے؟

وہ احادیث جن میں گائے کے گوشت کو بیماری کہا گیا ہے،
وہ شاذ ہیں

قرآن میں گائے کے گوشت کو بطور انعام ذکر کیا گیا ہے۔
اس کی قربانی اور مختلف موقعوں پر ذبح کرنا قرآن مجید اور
صحیح احادیث سے ثابت ہے

(7)- انبیاء علیہم السلام بشر تھے اور کھانا کھایا کرتے تھے

فرشتے کھانا نہیں کھاتے

(8)- خود ساختہ کرامات / وظائف کے لیے کئی کئی دن کھانے ترک
کرنا ملت ابراہیمی کا طریقہ نہیں

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (112)

پس آپ استقامت اختیار کیجیے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جو آپ کے ساتھ توبہ کر چکے ہیں اور (اے لوگو!) تم سرکشی نہ کرو بے شک جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔

فَاسْتَقِمْ

استقامت

دائیں یا بائیں طرف جائے بغیر ایک طرف کو سیدھے چلتے چلے جانا ہے

باطل کے دونوں کناروں افراط اور تفریط (زیادتی اور کمی) سے بچ کر ان کے عین درمیان سیدھا رہنا ہے۔

- ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہدایت کا سب سے آخری مرتبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو قیامت کے دن جنت کے راستے پر چلانا،
- پس جس کو اس دنیا کے گھر میں صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا کی گئی تو اس کو آخرت میں بھی سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دی جائے گی تاکہ وہ اللہ کی جنت اور اس کے ثواب کے گھر تک پہنچ جائے،
- اور اس راستے پر اس کے قدم اسی قدر مضبوط ہوں گے جتنا وہ اس راستے پر چلتا ہے جو اللہ نے زمین میں اپنے بندوں کے لیے راستہ مقرر کیا ہے۔

پل صراط پر وہی استقامت اختیار کرے گا جو دنیا میں دین پر جم کے رہتا ہے

سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الر
قف
الر

تِلْكَ ۚ
آيَاتُ
الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۚ
قف
①
واضح کتاب کی

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ

الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (5)

اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! تم اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی چال چلیں گے، بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں

ایک خواب بندے کے اپنے اوہام و خیالات ہوتے ہیں

ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے والا ہوتا ہے

اچھا خواب اللہ کی جانب سے خوشخبری ہوتی ہے

برا خواب آنے پر کسی کو نہیں بتانا چاہئے

اچھا خواب آنے پر اللہ کا شکر ادا کرنا اور خوش ہونا چاہئے

ورنہ وہ نافرمان ہو جاتا ہے

خواب صرف مخلص لوگوں کو ہی بیان کرنا چاہئے

اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہئے

نبی ﷺ کو فرمایا

تم میں سے جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اس کے شر اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، تین بار تھو تھو کرے اور وہ کسی سے بیان نہ کرے۔ ایسا کرنے سے وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے سکے گا

اَقْتُلُوا يُوسُفَ أَوْ اطْرَحُوهُ اَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ
وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ (9)
یوسف کو قتل کر دیا اسے کسی اور سرزمین میں پھینک آؤ تمہارے والد کا چہرہ
تمہارے لیے خالی ہو جائے گا اور اس کے بعد تم نیک لوگ بن جانا۔

شیطان کا بندے کو گناہ میں مبتلا کرنے کا
سب سے بڑا ہتھیار ہے

ہمیں کیا حکم دیا گیا ہے؟
(وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ)
[آل عمران: 102]
”اور تم ہر گز نہ مرو، مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔“

بھائیوں کے حسد نے اپنے ہی بھائی کو قتل کرنے پر آمادہ کر دیا

حسد کی مذمت کی گئی ہے

لوگوں کی خیر اسی میں ہے کہ حسد نہ کریں

وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا
تَصِفُونَ (18)

اور وہ اس کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگالائے اس نے کہا بلکہ تمہارے
نفسوں نے تمہارے لیے ایک (برے) کام کو اچھا کر دکھایا ہے تو اب صبر ہی
اچھا ہے اور جو تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد طلب کی جاسکتی ہے۔

صَبْرٌ جَمِيلٌ

اللہ کے سوا کسی سے شکوہ نہ کرنا

تین باتیں صبر میں سے ہیں

- اپنی تکلیف کو بیان نہ کرنا،
- اور اپنی مصیبت کا ذکر نہ کرنا،
- اور نہ ہی اپنے آپ کو پاک قرار دینا

صبر صدمہ کی پہلے چوٹ پر کرنا

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

غور و فکر اور عمل کے نکات



♦ لِيَبْلُوكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۖ — (ہود: ۷)۔

اصل میں نیکی وہ ہوتی ہے جو اللہ کے لیے کی جائے اور اس کے حکم اور سنت رسول ﷺ کے مطابق کی جائے۔

♦ پیغمبر ماؤں سے بھی بڑھ کر اپنی قوم کے لیے شفیق اور خیر خواہ ہوتے ہیں جو ان کی نافرمانیاں دیکھ کر غمزدہ ہوتے ہیں۔ ان کے انجام کی فکر کرتے ہیں۔
♦ بسم اللہ پڑھ کر ہر کام شروع کریں۔

♦ بچوں کو نائم دیں دوستوں کی صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ کفر کی آندھیوں سے بچائیں کہ ان کا ایمان نہ جائے۔ ﴿وَلَا تَكُن مَعَ الْكَافِرِينَ﴾
♦ نبی کا اصل گھرانہ وہ ہے جو ایمان پر ہو نوح علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

♦ جب اللہ کسی کو سزا دینے کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی اس کو بچا نہیں سکتا۔
♦ انبیاء علیہم السلام کا اپنی قوم کو تحمل اور صبر کے ساتھ دعوت تو حید دینا ان کی قوم کی نافرمانیاں اور ان کا مذاق اڑانا اور انبیاء علیہم السلام کا اپنے رب کو پکارنا ہر

موقع پر اپنے رب سے عاجزی سے فریاد کرنا۔

♦ نوح علیہ السلام

(۴۷) رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ

ہود علیہ السلام

♦ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ.....إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۵۷﴾

(۵۷) إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيفٌ

صالح علیہ السلام

♦ (۶۱) فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ..

شعیب علیہ السلام

♦ (۸۸) وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ..

♦ (۹۰) وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ

♦ مہمان نوازی انبیاء علیہم السلام کی صفت ہے۔ مہمان نوازی ایمان کا حصہ ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی سے ہمارے لیے آداب

♦ مہمان نوازی میں دیر نہ کی جائے۔ زیادہ نہ پوچھا جائے کہ کیا کھائیں گے۔ بہت زیادہ تکلف نہ کریں۔

غور و فکر اور عمل کے نکات



♦ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو تسلی اور ایمان والوں کی ہمت بنانے کے لیے انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان فرمائے اور پھر فرمایا

♦ ..فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ

اپ ﷺ استقامت اختیار کیجئے۔ جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

♦ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ..
دن کے دونوں کناروں پر نماز قائم کیجئے اور رات کے کچھ حصہ میں بھی۔

♦ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔

یوسف علیہ السلام کا اپنے رب کو پکارنا

♦ .. قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونِي إِلَيْهِ

بندہ مومن ہر آزمائش کے وقت اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

یوسف علیہ السلام نے اپنے علم کو رب کی طرف منسوب کیا۔

♦ ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي - -

یعقوب علیہ السلام نے انتہائی غم میں کہا

♦ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ - -

اللہ تکلیف اور غم میں اپنے مومن بندوں کی ڈھارس بناتا ہے۔

♦ صبر کیا ہے؟ یعنی نفس کو اس چیز سے روک دینا جس کا تقاضہ عقل یا شرع کرتی ہے "مومن کا حال یہ ہے کہ

♦ وہ ساری زندگی روزے سے ہوتا ہے جن چیزوں سے اللہ نے منع کیا ہے ان کو چھوڑ دیتا ہے۔"

♦ قرآن پڑھنے سے عقل کو تقویت ملتی ہے۔ حکمت اور علم ہر محسن کے لیے عام ہے۔ استغفار کو لازم پکڑیں۔

استغفر الله العظيم من كل ذنب عظيم واتوب اليه

غور و فکر اور عمل کے نکات



1. استغفار نعمتوں میں دوام کا سبب بنتی ہے۔
2. دعائیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ پکار کر مانگیں دعا مانگتے ہوئے اس بات کا یقین رکھنا کہ میرا رب قریب بھی ہے اور مجیب بھی۔
3. تین قسم کے جواب ہوتے ہیں۔
4. مہمان نوازی ایمان کا حصہ ہے۔
5. دین کو سمجھنے کے لیے دل کے دروازے کھولنے ضروری ہیں۔
6. نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔
7. قرآن مجید کے حروف کے ساتھ ساتھ حدود کا بھی خیال رکھنا چاہیے احکامات کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔
8. نیک اعمال کے باوجود اللہ کی رحمت ہی انسان کو جنت تک پہنچا سکتی ہے یعنی صرف انسان کے عمل کافی نہیں ہیں۔ جنت کو پانے کے لیے۔
9. بچوں کو انبیاء اور صحابہ کرام کی کہانیاں بھی سنانی چاہیے۔
10. اختلاف ایک فطری بات ہے کیونکہ ہر انسان مختلف ہے لیکن اسے مخالفت میں نہیں بدل دینا چاہیے
11. دنیا میں انسان جس کو فالو کرتا ہے قیامت کے دن بھی اسی کے پیچھے ہوگا۔
12. اخلاص کی وجہ سے انسان شیطان کے قابو میں آنے سے بچ جاتا ہے شیطان مخلصین پر قابو نہیں پاسکتا۔
13. توکل ایمان کا حصہ ہے توکل کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔
14. ایمان دل میں ہوتا ہے اور چور وہیں آتا ہے شیطان وہیں اٹیک کرتا ہے جہاں خزانہ ہوتا ہے۔
15. لوگوں کی قدر ان کے دین، ایمان، تقویٰ کی وجہ سے کرنی چاہئے نہ کہ ان کے مال اور ان کے دنیاوی اسٹیٹس کی وجہ سے۔
16. ایسا صبر کرنا چاہیے جو صبر جمیل ہو۔

کشتی پر بیٹھنے کے بعد

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَهَا وَمُرْسُهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

اللہ کے نام کے ساتھ اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(ہود: 41)



@ALHUDAMINDMAPS